السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

فلک شیر ولد محمد حنیف قوم کھرل سکنہ ملکہ حاجی تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ مورخہ 92-4-2 کو اپنی منکوحہ بیوی مقبول بیگم دختر عطا محمد قوم کھرل سکنہ ملکہ حاجی کو طلاق ، طلاق ، طلاق دے دیتا ہے اور اپنے بچے والدہ کو پرورش کے لئے دے دیتا ہے ۔

(عالی جاہ!اس مسئلہ کے بارے میں بتائیں کہ مسماۃ مقبول بیگم زوجہ فلک شیر کو طلاق ہوگئی یا نہیں؟جناب سے دوخواست ہے کہ اس کا فتویٰ جاری کیا جائے (سائل : رائے منیر احمد ولد رائے عطا محمد قوم کھرل ساکن ملکہ حاجی

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئلہ میں ہر ایک مکتب فکر کے نزدیک طلاق واقع ہوچکی ہے اس میں سنی ، بریلوی ، دیوبندی اور کسی اہل حدیث عالم دین اور مفتی کو قطعاً کوئی اختلاف نہیں کہ طلاق جب شریعت کے مطابق ہو تحریری ہو یا زبانی کلامی ہو۔ بیوی وصول کرے یا نہ کرے ، تسلیم کرے یا نہ کرے طلاق بہرحال واقع ہوجاتی ہے ۔

احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ قویہ معتبرہ ملاحظہ فرمائیے :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ. (1) صحيح البخاری : باب الطلاق فی الاغلال والبكره والبيان ج 794،793(1)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ يتكلموا او يعملوا به (2) صحيح مسلم : باب بيان ماتجاز الله عن حديث النفس ج1ص78 (2)

ان دونوں احادیث صحیحہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے میری امت کے دلوں کے خیالات اور وساوس کو نظر انداز کر رکھا ہے جب تک وہ زبان سے بول کر ان کو ادا نہ کرے یا ان عمل در آمد نہ کرے ۔

اس حدیث نمبر 1 کے پہلے جملہ مالم تعمل اور حدیث نمبر 2 کے دوسرا جملہ ویعملوا اس حقیقت پر دلالت کر رہے ہیں کہ تحریری طلاق واقع ہوجاتی ہے اور اسی طرح پہلی حدیث کا آخری جملہ او تتکلم اور دوسری حدیث کا پہلا جملہ مالم یتکلموا اس بات پر صاف صاف دلالت کررہے ہے کہ زبانی کلامی طلاق بھی بلاشبہ واقع ہوجاتی ہے ۔ شیخ الاسلام امام ابن حجر عسقلانی صحیح بخاری کی پہلی حدیث کے پہلے جملے مالم تعلم کی شرح میں دو ٹوک لکھتے ہیں :

إستدل به على ان من كتب الطلاق طلقت إمرأته لأنه عزم بقلبه و عمل بكتابته وهو قول الجمهور ۔ (1) کتاب فتح الباری شرح صحیح البخاری ج9ص324وطبع دیگر 375 ۔ تحفہ الاحوذی شرح الترمذی ج2ص215 ونیل الاوطار ج6ص276 ۔ طبع 245

یہ حدیث دلیل ہے کہ تحریری طلاق واقع ہوجاتی ہے ۔جمہور علمائے امت کا یہی فتویٰ اور قول ہے ۔ ان دونوں احادیث صحیحہ قویہ معتبرہ غیر معللہ ولا شاذ سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ صورت مسؤلہ میں طلاق بلاشبہ واقع ہوچکی ہے اور اس میں کسی بھی مفتی کو ہر گز کوئی اختلاف نہیں ۔ مزید سنئے :

مشہور سکالر السید محمد سابق مصری ارقام فرماتے ہیں :

يقع الطلاق بكل مايدل على إنهاء العلاقة الزوجية سواء كان ذلك باللفظ او بالكتابة الى الزوجة ام بالإشارة من الأخرس او بارسال الرسول وقال الشافعى الفاظ الطلاق الصريحة ثلاثة الطلاق والفراق السراح وهى المذكورة فى القرآن العظيم (2) فقہ السنۃ ج2ص216.217 طبع مصر

کہ ہر گفتگو یا تحریر جو علاقہ زوجیت کے انقطاع پر دلالت کرنے والی ہوگی اس کے استعمال سے طلاق پڑجائے گی ۔ خواہ زبانی کلامی ہی طلاق کا لفظ بولا جائے یا بیوی کے نام طلاق کی تحریر ہو یا طلاق کی مجلس میں گونگے شوہر کا اشارہ طلاق ہو یا بیوی کی طرف کا قاصد بھیجا جائے ۔ ان چاروں طریقوں میں سے جو طریقہ بھی استعمال کیا جائے طلاق واقع ہوجاتی ہے ۔

لہذا اس تحریر سے ثابت ہوا کہ طلاق تحریری ہو یا زبانی کلامی ہو بہرحال واقع ہوجاتی ہے ۔ پس صورت مسؤلہ میں بالاتفاق اور بلاشبہ طلاق واقع ہوچکی ہے اور اگر عدت گزر چکی ہے تو نکاح ٹوٹ چکا ہے ۔ یہ جواب بشرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے ۔ مفتی کسی قانونی سقم اور عدالتی کاروائی کا ہر گز ذمہ دار نہ ہوگا ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ](#)

ج1ص789

محدث فتویٰ